اعتبار سے بھی یہ کوئی کم خطرناک نہیں کہ کریڈٹ کارڈ جاری کرنے والی بین الاقوامی طور پر دو ہی کمپنیاں تا حال معروف ہیں اور دونوں کمپنیوں کا یہ کاروبار اعتماد کی بنیاد پر چل رہا ہے' دنیا کے بدلتے ہوئے حالات میں اگر کسی بھی وقت ان کمپنیوں کو یہ کاروبار کرنے کی اجازت دینے والے ملکوں کو معاشی بدحال وتباہی نے آ گھیرا تو اس کا سب سے پہلا برا اثر ان اعتماد کی بنیاد پر کام کرنے والی کمپنیوں پر پڑے گا اور کروڑوں کارڈ ہولڈرز کے کارڈ اور ان کارڈوں کے کریڈٹس زیرو ہو جائیں گے۔ ایسے ہی اگر کسی وقت ان کمپنیوں کی سرپرست حکومتوں کی نیتوں میں فتور آ گیا تو لوگوں کے اربوں روپے ڈوب جائیں گے اور وہ تمام تجارتی ادارے جو کریڈٹ کارڈ زپہ مال دے چکے ہوں گے ان کے بلز کی ادائیگی کی کوئی صورت نہ بن سکے گی یہ صورت حال کسی بنک کے دیوالیہ ہونے سے بھی زیادہ خطرناک ہوسکتی ہے۔

شرعاً اگرچہ کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ لین دین میں بعض صورتوں میں کوئی قباحت نہیں تاہم کریڈٹ کارڈ کا مطلق استعمال اور ہر طرح کے کریڈٹ کارڈز کا استعمال محل نظر ہے۔ اور بعض صورتوں میں تو یہ بالکل حرام ہے۔ (تفصیلات کے لئے ہماری شائع کردہ کتاب کریڈٹ کارڈ کی شرعی ومعاشرتی حیثیت کا مطالعہ مفید ہوگا) ضرورت اس بات کی ہے کہ کریڈٹ کارڈ کے خطرناک نقصانات سے بچاؤ کی تدابیر کی جائیں اور اس کی اسکیم کو شریعت کے تابع کیا جائے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا شریعہ بورڈ شاید اس سلسلہ میں کوئی نمایاں کردار ادا کر سکے؟

اسلامی بنکاری ....خوش آئیند اقدام یا..........؟

معاصر ماہنامہ ساحل کراچی نے اسلامی بنکاری کے حوالہ سے بعض تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ جولائی ۲۰۰۵ کے شمارہ میں اسلامی بنکاری کو کافرانہ معیشت کی اسلام کاری کا نام دیا گیا ہے اور اسے ناممکن قرار دیا گیا ہے۔ ماہنامے نے جامعہ اسلامیہ کلفٹن کے شیخ الحدیث مفتی حبیب اللہ صاحب کا ایک مضمون (قسط اول) بھی شائع کیا ہے جس میں اسلامی بنکاری پر خاصی تنقید کی گئی ہے۔ مدیر اعلیٰ ساحل نے اپنے اداریے میں جسٹس تقی عثمانی صاحب کو مغربی فلسفہ معیشت سے ناواقف قرار دیتے ہوئے ان کی اسلامی بنکاری کے حوالہ سے کوششوں کو مصری علماء کے فتاوی کی روشنی میں حرام خیال کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مصر کے جید علماء نے اسلامی بنکاری کا زبردست محاکمہ اور محاسبہ کیا ہے اور اسے

سودی نظام قرار دیا ہے۔ان کا خیال ہے کہ غیر سودی بنکاری یا اسلامی بنکاری پر امت کے علماء کا اجماع نہیں ہے۔

ہمارے خیال میں غیر اسلامی حکومتوں ، غیر اسلامی نظام ہائے حکومت اور سودی مرکزی نظام معیشت کی موجودگی میں اسلامی بنکاری کے حوالہ سے تحفظات کا ہونا فطری بات ہے مگر دنیا بھر کے نمائندہ مسلم علماء جو فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ، مجمع الفقہ الاسلامی ، اور دیگر اسلامی فورمز پر سال ہا سال سے اسلامی بنکاری پر فقہی بحث ومباحثہ کرتے رہے ہیں اور جنہوں نے کافی غوروتدبر کے بعد اسلامی بنکاری کے خط وخال مرتب کیئے ہیں ان کی فقہی آراء وفتاوی کو اجتماعی اجتہاد کا درجہ حاصل ہے اور ان کی برس ہا برس کی محنتوں کے ثمرات آنا شروع ہوگئے ہیں ۔اب کوئی بھی مسلمان کسی بھی اسلامی بنک کے ذریعہ مشارکہ ، مضاربہ، مرابحہ، استصناع ، اجارہ ، اور مساومہ کے شرعی طریقوں سے سرمایہ کاری اور کاروبار کرسکتا ہے۔اسلامی بنکاری کرنے والے بنک اپنے اسٹاف کو اسلامی بنکاری کی خصوصی تر بیت دے دلوار ہے ہیں ، اور ملکی و بین الاقوامی سیمیناروں کے ذریعہ تاجر اور مذہبی طبقہ کے تحفظات کا ازالہ کیا جارہا ہے۔

عسکری بنک نے گزشتہ ماہ اپنے افسران کی تربیت کے لئے دوروزہ اسلامی بنکاری کورس کا اہتمام کیا۔کراچی میں منعقدہ اس شارٹ کورس میں اسلامی بنکاری کی اصطلاحات، مختلف طرق بنکاری، اور دنیا میں ہونے والی اس وقت تک اسلامی بنکاری کی صورت حال اور مستقبل کی توقعات کے حوالہ سے مفید کورس متعارف کرایا گیا۔واضح رہے کہ عسکری بنک ان بنکوں میں شامل ہے جنہوں نے اسلامی بنکاری برانچیں کھولنے کے سلسلہ میں اسٹیٹ بنک آف پاکستان کو ضروری منظوری کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔عسکری بنک کے افسران کا کہنا ہے کہانہوں نے تیاری مکمل کرلی ہے اور جونہی اسٹیٹ بنک انہیں لائسنس جاری کرے گا وہ اسلامی بنکاری کی برانچیں فوری طور پر کھول دیں گے۔اس کورس میں جناب عامر خلیل الرحمٰن صاحب نے اسلامی بنکاری کی اصطلاحات وغیرہ بیان کیں ، بین الاقوامی سطح پر اسلامی بنکاری کی مارکیٹنگ کا تجزیہ پیش کیا اور اب تک قائم ہونیوالے اسلامی بنکوں اور اسلامی بنکاری کی برانچوں کے بزنس کا اجمالی خاکہ پیش کیا۔

اسٹیٹ بینک کے تعاون سے اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک نے گزشتہ دنوں ایک سیمینار کا اہتمام کیا جس سے بحرین کے ایک نامور عالم جناب شیخ نظام یعقوبی اور شیخ عبدالستار ابوغدہ نے خطاب کیا

☆میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا(امام محمد بن ادریس شافعی)☆